اتحاد بین المسلمین
کے تقاضے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تالیف
علامہ ابو تراب
ناصر الدین ناصر مدنی عطاری

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے چاہنے والوں کی خیر

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے چاہنے والوں کی خیر

آفتوں کا رخ بدل دے اور ہواءیں ان سے پھیر

ہر گھڑی ہجر مدینہ مجھ کو رکھے بے قرار

کاش چین آئے نہ مجھ کو یادِ طیبہ کے بغیر

اُمتِ محبوب یا رب بنا دے خیر خواہ

دل میں میرے نفس کی خاطر کسی سے ہو نہ بَیر

فالتو باتوں کی عادت دور ہو جائے حُضور!

ہو زَباں پہ میری اکثر آپ ہی کا ذکرِ خیر

نفس و شیطاں پر مجھے غلَبہ عطا کر یا خدا

اُس علی کا واسطہ دیتا ہوں جو ہے تیرا شیر

کاش دنیا بھر میں اونچا پرچم اسلام ہو

دُشمنانِ دیں مسلمانوں سے ہو مغلوب و زَیر

جام ایسا اپنی الفت کا پلا دے ساقیا

نعت سن کر حالتِ عطار ہو رو رو کے غیر

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے چاہنے والوں کی خیر

اتحاد بین المسلمین کے تقاضے

انتساب

ہم نہایت محبت وصد ہزار عقیدت کے ساتھ اپنی اس تالیف کو دنیائے سنیت کے اس عظیم المرتبت، عظیم البرکت، تاجدار کی ذاتِ گرامی سے منسوب کرتے ہیں جس نے سنیت کے اجڑے ہوئے گلستان کو بہاروں سے ہمکنار کیا اور اسے نئی زندگی بخشی۔ یہ وہ مجددِ دین وملت ہے جس نے ہزاروں بھٹکے ہوئے ہوں کو راہِ حق پر چلایا، ہزاروں بھولے ہوؤں کو اسلام وسنیت کا حلقہ بگوش کردیا اور چاردانگ عالم میں دین وسنت کا ڈنکا بجایا جس نے اپنے سیف قلم سے سرکش، باطل، طاغوتی قوتوں کو مجروح ومردہ کردیا اور اپنے اسی قلم سے علم ومعرفت کا دریا موجزن کردیا۔

جو علم وعرفاں کا ساگر ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ اور عشق مصطفی ﷺ کی پیکر ہے جو دنیائے اہل سنت کا سرمایہ ہے جس نے ہزاروں کے دلوں میں عشق مصطفی ﷺ کو جگایا ہے جس نے دشمنانِ مصطفی ﷺ پر برقِ خاطف گرائی اور ہیبت حق دلوں میں بٹھائی جو شریعت میں امام اعظم ابوحنیفہ کا مظہر اور طریقت میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آئینہ ہے۔ ان کا نام نامی اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں وہ ہم سب کے اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، ہمارے آقائے نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن ہیں جن کے فیوض وبرکات اور انوار سے سارا عالم روشن و پرنور ہے اور تاقیامت رہے گا۔ انشاء اللہ عزوجل

خادم علمائے اہل سنت

ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی

پیغامِ رضا

محدث بریلوی

رحمۃ اللہ تعالی علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفی ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھکادیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اکرم ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔

جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً ان سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت ﷺ میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف صفحہ 12 از مولانا حسنین رضا خان علیہ الرحمۃ)

عرضِ تالیف

''اتحاد بین المسلمین'' ان شرعی امور اور اہم فریضہ میں سے ہے جو مسلمانوں پر واجب بھی ہے اور کامل مومنین کی صفات میں سے بھی۔ بکثرت آیاتِ قرآنیہ و احادیث مبارکہ اس کی ضرورت، اہمیت و افادیت کو ظاہر کرتی نظر آتی ہیں مگر افسوس کہ آج کے مسلمان اس اہم فریضہ کو ادا کرنے میں بہت پیچھے نظر آتے ہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ ''اتحاد بین المسلمین'' کی اہمیت و افادیت اور اس کے تقاضوں سے ناواقفیت بھی ہے۔ بلکہ مزید افسوس کے ساتھ یہ کہنا بھی مبالغہ آرائی نہیں کہ عوام تو عوام اکثر خواص بھی اس فہرست میں شامل ہیں جو اپنے علم و تجربے کے باوجود اتحاد بین المسلمین کے کارہائے نمایاں انجام دیتے نظر نہیں آتے بلکہ بعض خواص کا تو یہ حال ہے کہ وہ اتحاد بین المسلمین کو پارہ پارہ کرتے اور مسلم معاشرے کا شیرازہ بکھیرتے نظر آتے ہیں اور یہ سب کچھ محض ان کی انا اور نفس کی مغلوبیت کا شاخسہ ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں اس بات کی مدت سے ضرورت محسوس ہوئی کہ آج کے مسلمان جس میں عوام اور بعض مذکورہ خواص کو یہ باور کرایا جائے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ''اتحاد بین المسلمین'' کے حوالے سے ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیونکہ یہ وہ ذمہ داریاں ہیں جو شریعت اسلامیہ نے ہر مسلمان پر واجب قرار دی ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ ذمہ داریاں ہر مسلمان پر یکساں طریقے سے لازم نہیں بلکہ جس کا جیسا علم و منصب ہو ویسی اس پر ذمہ داریاں لازم ہوتی چلی جائینگی۔ چنانچہ سنیت کا درد رکھنے والے بعض احباب نے خاکسار کو یہ اہم فریضہ سونپا کہ جلد کچھ ایسی تحریر منظر عام پر لائی جائے جو ''اتحاد بین المسلمین'' کو قائم و دائم رکھنے کے لئے تیر بہ ہدف ثابت ہو اور ہمارا اسلامی معاشرہ ''اتحاد بین المسلمین'' کی خوش منظر تصویر بن کر رونما ہو اور ہر مسلمان خواہ عوام ہو یا خواص مزید رنگ بکھیرتے۔ اس تصویر کی دلکشی و خوبصورتی میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ خاکسار کی اس عرض تالیف کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنے پیاروں کے صدقے اسے ''اتحاد بین المسلمین'' کے جذبے کو پروان چڑھانے اور اسے قائم رکھنے کا ذریعہ بنائے۔

اتحاد بین المسلمین

قرآنِ حکیم کی روشنی میں

آیت ۱ اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔ (پارہ ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۰۳)

آیت ۲ مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائی میں صلح کرو۔ (پارہ ۲۶، سورۂ الحجرات، آیت ۱۰)

آیت ۳ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ (پارہ ۱۰، سورۂ التوبہ، آیت ۲۳)

آیت ۴ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ (پارہ ۱۰، سورۂ التوبہ، آیت ۱۷)

مقامِ غور

قرآنِ کریم کی مذکورہ آیات سے اس بات کی بخوبی وضاحت ہوگئی کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس کے اختلافات بھلا کر رنگ و نسل، تہذیب و تمدن، ملک و قومیت کے فرق کو مٹا کر اپنے اندر زیادہ سے زیادہ اتحاد و اتفاق پیدا کر کے مل جل کر رہنا چاہیے۔ آپس میں محبتوں کو پھیلاتے ہوئے رنجشوں اور عداوتوں کو ہٹاتے ہوئے ایک دوسرے کی خوشی کا خیال رکھتے ہوئے ایک دوسرے کا بھلا و نفع چاہتے ہوئے اتحاد بین المسلمین کو عام کریں اور اسے قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ اس تالیف کا مقصدِ عظیم یہ ہے کہ آج کا مسلمان یہ جان لے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں میں باہم اتحاد و اتفاق کے کیا تقاضے ہیں اور ساتھ ہی یہ محاسبہ کرنے کا بھی موقعہ ملے کہ آیا وہ ان تقاضوں کو پورا بھی کرتا ہے اس اہم فریضہ کو غیر اہم جان کر اس سے تغافل برت رہا ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کے تحت ذیل میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں اتحاد بین المسلمین کے چند تقاضے پیش کیے جاتے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین احادیث مبارکہ کی روشنی میں

تقاضا 1 مسلمانوں کا ہر معاملے میں اتفاق ہونا

حدیث ۱

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے بہ منزلہ عمارت ہے جس طرح ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۶۴۶۱)

حدیث ۲ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی) (متفق علیہ)

مقامِ غور

سبحان اللہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے بخوبی واضح ہو رہا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں مومنین کا ایک دوسرے سے اتحاد و اتفاق کس قدر اہمیت کا حامل ہے یعنی اسلام چاہتا ہے کہ تمام مسلمان باہمی اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں اور شکل و صورت، رنگ و نسل، تہذیب و تمدن، بول چال کے اختلاف کے باوجود ایک ہو کر رہیں۔ جس طرح کسی مکان کی بنیاد میں اینٹوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک پوری عمارت تیار ہو جاتی ہے اور اس قدر مضبوط ہوتی ہے کہ اب اسے گرانا آسان نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر تمام مسلمان آپس میں اس طرح متحد ہو کر رہیں جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالی جائیں تو وہ بالکل مل جاتی ہیں۔ مسلمانوں کے باہم اتحاد و اتفاق کے سبب کوئی مصیبت اور پریشانی ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان باہم متحد ہو کر ایک سیسہ پلائی دیوار بن جائیں تا کہ کوئی طاغوتی قوت اس دیوار کو گرا نہ سکے۔

تقاضا۲ مسلمانوں کی باہمی شفقت ومحبت

حدیث ۱

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔

حدیث ۲

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ عزوجل کے لئے کسی (مسلمان) سے محبت کرے اور اسے بتادے کہ میں تجھ سے اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہونگے۔ (مجمع الزوائد جلد ۱۰)

حدیث ۳

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو شخص آپس میں اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے جس کی محبت زیادہ ہوتی ہے وہ اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ (المعجم الاوسط جلد ۲)

حدیث ۴

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا میرے جلال کے لئے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہیں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔ (مسلم)

مقامِ غور

مذکورہ احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے سے الفت ومحبت رکھنا واجب ہے۔ اتحاد بین المسلمین اس بات کا متقاضی ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں اس قدر محبت والفت ہو کہ ایک مسلمان کی تکلیف پر تمام مسلمان تڑپ اُٹھیں۔ اپنے مسلمان بھائی کے خون، مال،

عزت و آبرو کی اس طرح حفاظت کرنے والوں ہوں جس طرح اپنی فکر کرتے ہیں اور وہی سب کچھ اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند کرتے ہوں جو وہ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو محبت وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی اس محبت کا اظہار وہ اپنے اس مسلمان بھائی سے بھی کرے تاکہ اس کا مسلمان بھائی اس کی اس محبت پر خوشی و فرحت محسوس کرے۔ یہی شریعت اسلامیہ چاہتی ہے اور ایسا کرنا مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق میں بڑا معاون ثابت ہوتا ہے اور ایسا کرنے والے کے لئے اللہ عزوجل کی محبت اور بروزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے کی بشارت فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اتحاد بین المسلمین کے اس تقاضے کو بھرپور انداز میں پورا کریں۔

تقاضا ۳ مسلمانوں کی حاجت روائی

حدیث ۱

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ عزوجل اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۸)

حدیث ۲

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اللہ عزوجل اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ستر گناہوں کو مٹاتا ہے پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہوگئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہوگیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳)

حدیث ۳

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے اس کا یہ عمل اس کے لئے دس سال

اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا یہ عمل میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی شریف) میں دو مہینے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳)

مقام غور

اتحاد بین المسلمین کا تیسرا اہم تقاضا مسلمانوں کی حاجت روائی ہے جس کی بکثرت احادیث مبارکہ میں ترغیب دلائی گئی۔ مقام غور ہے کہ حاجت روائی ایک ایسا عمل ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کرتا ہے اور محبت قائم کرتا ہے اور یہ محبت زور پکڑتے پکڑتے بالآخر آپس میں اتحاد و اتفاق کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

شریعت اسلامیہ میں کسی حاجت مند مسلمان کی حاجت روائی بہت اہمیت کی حامل اور اتحاد بین المسلمین کا بھرپور ذریعہ ہے اور چونکہ اتحاد بین المسلمین شریعت اسلامی میں واجب کا درجہ رکھتا ہے اسی لئے اسی اتحاد کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لئے حاجت روائی کی فضیلت جگہ جگہ بیان فرمائی گئی۔ حاجت روائی کرنے والے کا حاجت روا اللہ عزوجل ہوتا ہے اور حاجت روائی کرنے والا اگر مسلمانوں کی حاجت روائی میں لگا رہے تو اس کے لئے بلاحساب جنت میں داخلے کی بشارت دی گئی۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کی ضروریات و حاجتوں کا خیال رکھا جائے اور ممکنہ حد تک ان کی مدد پر کمربستہ رہا جائے تا کہ آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو اور مسلمان قوم ایک مضبوط قوم بن کر سامنے آئے۔

تقاضا ۴ مسلمانوں کا آپس میں سلام و مصافحہ

حدیث

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سلام کو عام کرو سلامتی کو پالو گے۔ (الاحسان بترتیب ابن حبان، جلد ۱)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم

(کامل) مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو پھر ارشاد فرمایا آپس میں سلام کو عام کرو۔ (صحیح مسلم)

حدیث

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک لوگوں میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد جلد ۴)

حدیث

حضرت سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (ابوداؤد جلد ۴)

حدیث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے۔ (مسند احمد، مسند انس جلد ۴)

تقاضا ۴ مقامِ غور

سلام و مصافحہ اتحاد بین المسلمین کا ایک اہم جزو ہے۔ حدیث مبارکہ میں اسے سلامتی کا ذریعہ قرار دیا گیا خواہ سلامتی سے مراد ایمان کی سلامتی ہو یا مسلم معاشرے کے قیام کی سلامتی بہرحال مسلمانوں کا باہم سلام و مصافحہ دنیا و آخرت میں سلامتی کا سبب ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جو اتحاد بین المسلمین کے لئے ایک مضبوط اور موثر ذریعہ ہے جب مسلمان باہم سلام و مصافحہ کو عام کرینگے تو خواہ جاننے والا ہو یا انجان آپس میں محبت و اخوت بڑھے گی اور یہی محبت بالآخر اتحاد بین المسلمین کو جنم دے گی جیسا کہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سلام و مصافحہ محبت برپا ہونے کا سبب ہے اور محبت اتحاد بین المسلمین پیدا ہونے کا سبب لہٰذا چاہیے کہ سلام و مصافحہ کو مسلمانوں کے درمیان عام کیا

جائے۔

تقاضا ۵ مسلمانوں کو خوش کرنا

حدیث

حضرت سیدنا عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بغض دور ہوگا۔ (موطا امام مالک جلد ۲)

حدیث

حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور اچھی گفتگو کرنا جنت کو واجب کرنے والے اعمال ہیں۔

حدیث

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا سب سے افضل عمل ہے خواہ تو اس کی ستر پوشی کرنے کے لئے کپڑے پہنائے یا اس کی بھوک دور کرنے کے لئے اسے شکم سیر کردے یا اس کی کوئی حاجت پوری کردے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳)

حدیث

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی داخل کرنا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۸)

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کا سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تو کسی مسلمان کے دل میں داخل کرے خواہ تو اس کی پریشانی دور کرے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی بھوک مٹائے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین کاایک اور اہم تقاضا مسلمانوں کے دلوں میں خوشی کا داخل کرنا بھی ہے یقیناجب مسلمان ایک دوسرے کی خوشی کا خیال رکھیں گے اور وہ ذرائع اختیار کریں گے جن سے کسی مسلمان کے دل کو خوش کیا جائے تو پھر لازماً اس کے بدلے میں خوش ہونے والے مسلمان کے دل میں بھی اپنے مسلمان بھائی کے لئے محبت واحترام پیدا ہوگا جو آپس میں اتحاد واتفاق کا سبب بنے گا اور اتحاد بین المسلمین کی تقویت کا سبب بنے گا۔

تقاضا ۶ مسلمانوں کی عیادت

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے یا اس سے ملنے کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنے لئے ایک ٹھکانہ بنالیا ہے۔(الترغیب والترہیب جلد ۴)

حدیث

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان صبح کسی مسلمان کی عیادت کو نکلتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرنے نکلتا ہے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگا دیا جاتا ہے۔(الترغیب والترہیب جلد ۴)

حدیث

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مریض کی عیادت کی وہ دریائے رحمت میں داخل ہوگیا جب وہ اس مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو دریائے رحمت میں نہانے لگتا ہے۔

مقامِ غور

مسلمانوں کے درمیان جذبہ اتحاد بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ مسلمانوں کی عیادت بھی ہے۔ شریعت اسلامیہ نے مسلمان کی عیادت اور اس کی مزاج پرسی کو اس کا حق قرار دیا ہے تاکہ اس حق کی ادائیگی کے ذریعے مسلمانوں میں باہم اتحاد ومحبت پیدا ہو۔ مسلمانوں کی ایک دوسرے کی خبر گیری اور مزاج پرسی اتحاد بین المسلمین کے پروان چڑھنے میں بے حد مددگار ثابت ہوتی ہے۔ جس کی عیادت کی جائے اس کے دل میں عیادت کے لئے آنے والے مسلمان بھائی کی الفت ومحبت پیدا ہوتی ہے اور یوں مسلمان بھائی کی خیر خواہی آپس میں اتحاد پیدا کر دیتی ہے۔

تقاضائے مسلمانوں کی باہم ملاقات

حدیث

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ عزوجل کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے۔ (جامع الترمذی جلد ۳)

حدیث

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مومن بھائی سے ملتا ہے وہ واپس لوٹنے تک رحمت (الٰہی) میں غوطہ زن رہتا ہے۔ (طبرانی کبیر جلد ۸)

حدیث

حضرت ابو زین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور پھر جب وہ اسے رخصت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ عزوجل جیسے اس نے تیرے لئے ملاقات کی تو بھی اسے اپنا قرب عطا فرما۔ (مجمع الزوائد جلد ۸)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین کا ایک پیار بھرا تقاضا مسلمانوں کی باہم ملاقات بھی ہے۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اس کا یہ جانا اس دوسرے مسلمان پر یہ بات بخوبی واضح کر دیتا ہے کہ آنے والے کے دل میں اس کی قدر و منزلت اور الفت و محبت ہے جبھی تو وہ ملنے آیا ہے لہٰذا یہ احساس دل میں شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور پھر یہ شکر گزاری اتحاد بین المسلمین کو توانائی بخشتی ہے اور اس طرح اتحاد بین المسلمین مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے لہٰذا اپنے مسلمان بھائی کے لئے وقت نکال کر اس سے ملاقات باہم اتحاد کے لئے ایک لازمی امر ہے۔

تقاضا ۸ مسلمانوں کی پردہ پوشی

حدیث

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (سنن ابوداؤد جلد ۴)

حدیث

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (المعجم الکبیر جلد ۱۷)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین جیسے اہم فریضہ پر استقامت کا ایک اہم تقاضا مسلمانوں کی پردہ پوشی ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو کسی بھی مسلمان کا دل جیت لینے کے لئے کافی ہے ایک انسان اپنی کسی بھی خامی یا کسی عیب کے سبب اپنے اندر شرمساری اور احساسِ کمتری کا جذبہ رکھتا ہے خواہ یہ عیب یا خامی دنیاوی حوالے سے ہو یا اخروی حوالے سے وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کا یہ عیب ان خاص لوگوں کی

گناہوں سے پوشیدہ رہے۔ چنانچہ ایسے میں جب کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی خامی یا عیب سے واقف ہونے کے باوجود اسے کسی پر عیاں نہیں کرتا اور اس کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اس کا یہ عمل دوسرے کے دل میں احسان مندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہی جذبہ احسان مندی دل میں محبت کو جنم دیتی ہے اور یہ محبت بالآخر اتحاد بین المسلمین کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے یعنی اتحاد بین المسلمین سب مسلمانوں کی پردہ پوشی کا تقاضا کرتا ہے اگر اس نیک عمل کو اپنا لیا جائے تو ایک متحد اسلامی قوم منظر عام پر ظاہر ہوگی جو اتحاد وقت میں اپنی مثال آپ ہوگی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اتحاد بین المسلمین کے اس اہم ترین تقاضے پر بھر پور توجہ دی جائے اور اس پر عمل درآمد کیا جائے۔

تقاضا ۹ مسلمانوں میں صلح کرانا

حدیث

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں (نفلی) روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صلح کرا دینا ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۴)

حدیث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ عزوجل اس کا معاملہ درست فرما دے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جب وہ واپس لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳)

مقامِ غور

شریعت اسلامیہ چاہتی ہے کہ تمام مسلمان آپس میں متحد ہو کر رہیں اور کوئی اختلاف ان میں تفرقہ نہ ڈال سکے لہٰذا اس اتحاد کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان آپس میں صلح جو بن کر رہیں اور اگر کسی نظریئے یا رائے کے سبب مسلمانوں میں کسی قسم کا جھگڑا یا اختلاف ہو بھی جائے تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ فوراً ہی دونوں فریقین میں صلح کی کوشش کریں اور آپس کی غلط فہمیاں دور کر کے اختلافات

ختم کروائیں اور اتحاد بین المسلمین کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کی کوششوں میں لگے رہیں تاکہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف وانتشار کی فضاء پیدا نہ ہونے پائے۔

تقاضا ۱۰ مسلمانوں کی عزت بچانا

حدیث

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے بھائی کی عزت بچائے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم سے دور کردے گا۔(الترغیب والترہیب جلد ۳)

حدیث

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی عزت بچائی اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب دور فرمادے گا۔(ایضاً)

حدیث

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو ایسی جگہ مدد کرے جہاں اسے گالیاں دی جارہی ہوں اور اس کی عزت پامال کی جارہی ہو تو اللہ عزوجل اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلبگار ہوگا۔(ابوداؤد جلد ۴)

مقام غور

مسلمانوں کی عزت وآبرو کا تحفظ بھی اتحاد بین المسلمین کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے یہ وہ عمل ہے جو کسی بھی مسلمان کے دل میں محبت وتعظیم پیدا کرنے میں بڑا معاون ثابت ہوتا ہے کسی بھی نازک وقت میں کسی مسلمان کی عزت کو بچایا جائے تو فطری امر ہے کہ جس کی عزت کو بچایا گیا وہ اپنی عزت کا تحفظ کرنے والے کا احسان مند ہوگا اور دوسرے مسلمان بھی کسی مسلمان کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچ جائینگے اور یوں آپس میں عزت وتعظیم اور اعتبار کی فضاء قائم ہوگی اور مسلمانوں کے آپس میں اتحاد کو مزید تقویت فراہم ہوگی۔

تقاضا 11

مسلمانوں کے ساتھ معافی و درگزر کا برتاؤ کرنا

حدیث

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے پسند ہو کہ اس کے لئے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کردے جو اسے محروم کرے اسے عطا کرے اور جو اس سے قطع تعلقی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (المستدرک جلد ۳)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہونگی اللہ عزوجل اس کا حساب نرمی سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا (وہ یہ کہ) جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو جو تمہارے ساتھ قطع تعلقی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔ (المستدرک جلد ۳)

حدیث

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے بدن میں کوئی سخت زخم لگا دیا گیا اور اس نے زخمی کرنے والے کو معاف کردیا اللہ عزوجل اس کی معافی کی مثل اسے بدلہ عطا فرمائے گا۔ (المسند الامام احمد جلد ۸)

مقامِ غور

معافی درگزر وہ حسن عمل ہے جو مسلمانوں کے آپس میں تعلقات کو ٹوٹنے سے بچاتا ہے اور اتحاد کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ کسی مسلمان نے اپنے بھائی کے ساتھ زیادتی کر بھی دی تو اگر دوسرا مسلمان اپنے بھائی کی اس زیادتی کو معاف کردے تو لازماً آپس میں محبت اور عقیدت کے جذبات پروان چڑھینگے اور اتحاد بین المسلمین کا خوبصورت ماحول استوار ہوگا۔

تقاضا ۱۲ مسلمانوں کو نقصان سے بچایا جائے

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کو نقصان پہنچایا اس کے ساتھ فریب کیا وہ ملعون ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۸۴۷)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مسلمان کے ساتھ بد دیانتی کی یا اسے نقصان پہنچایا یا دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (جامع الاحادیث جلد ۵)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مکر وفریب جہنم میں (لے جانے والے) ہیں۔ (شعب الایمان جلد ۴)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین کا خوبصورت جذبہ پروان چڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کا دل جیتنے کی کوشش کریں اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ جب مسلمان کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے اسے ہر قسم کے نقصانات سے بچانے کی کوشش کی جائے اور اس کے لئے اپنی جان و مال سے مدد کرے۔

مسلمانوں کا آپس میں ایسا پیار اور رویہ اختیار کرنا اتحاد بین المسلمین کا تقاضا ہے جسے ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

تقاضا ۱۳ مسلمانوں پر ظلم سے بچا جائے

حدیث

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے

شک اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ (بخاری شریف)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے نفس کو قرار دو کہ لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور لوگ برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی شریف)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ظلم کرنے سے ڈرو کیونکہ ظلم کی سزا سے زیادہ خطرناک کسی اور گناہ کی سزا نہیں۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر جلد ۱)

مقامِ غور

ظلم ایک ایسا عمل ہے جو اتحاد بین المسلمین کو پارہ پارہ کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاتا جب مسلمانوں میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا عام ہو جائے تو محبت و اتحاد بھلا کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ ظلم سے مراد خواہ کسی کا ناحق مال کھالینا ہو یا کسی کی جائداد، دولت پر قبضہ کر لینا، کسی کا حق مار لینا ہو یا تشدد و بربریت بہرحال ظلم کی کوئی بھی قسم ہو یہ مسلمانوں میں باہم اتحاد و محبت باقی رہنے ہی نہ دے گا اور دلوں میں نفرتیں اور کدورتیں پیدا ہونے کا سبب بنے گا لہٰذا چاہیے کہ مسلمان اس موذی و مہلک مرض سے بچنے کی ہر تدبیر اختیار کریں۔

تقاضا ۱۴

مسلمانوں کے ساتھ ہر معاملے میں نرمی کرنا

حدیث

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ نرمی اختیار کرو جب اللہ عزوجل کسی خاندان سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں نرمی عطا فرما دیتا ہے۔ (المسند الامام بسند عائشہ جلد ۹)

حدیث

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر دوں جس پر جہنم حرام ہے جہنم ہر نرم خو، نرم دل والے شخص پر حرام ہے۔ (ترمذی جلد ۴)

حدیث

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ عزوجل کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے نرمی عطا فرماتا ہے۔ (المعجم الکبیر جلد ۲)

مقامِ غور

مسلمانوں کے ساتھ نرمی وہ خوبصورت راستہ ہے جس پر چل کر اتحاد بین المسلمین کی منزل تک با آسانی پہنچا جا سکتا ہے۔ معاملہ کوئی بھی ہو اگر مسلمان آپس میں نرمی اور شفقت کا رویہ اختیار کریں اور نرمی کے ساتھ باہم معاملات نمٹانے کی عادت اپنائیں تو آپس میں میل ملاپ و اتحاد کی فضا قائم ہوگی اور مسلم معاشرہ آپس میں کشیدگی و انتشار سے بچا رہے گا۔

تقاضا ۱۵ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے میرے نزدیک اپنے بندے کی سب سے پسندیدہ عبادت لوگوں سے خیر خواہی کرنا ہے۔ (کنز العمال جلد ۳)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن اس وقت تک اپنے دین کے حصار میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی جلد ۲)

مقامِ غور

مسلمانوں میں خیر خواہی کے جذبات اور ایک دوسرے کو بھلائی اور نفع پہنچانے کی نیک

عادتیں اتحاد بین المسلمین کو قائم رکھنے کے لئے اہم ضروری ہے۔ یہ عادت ایک ایسی عادت ہے جس کے ذریعے مسلمانوں میں آپس میں اتحاد و محبت کا جذبہ دن بدن بڑھتا رہے گا اور مسلمان آپس میں متحد ہو کر ایک مضبوط اسلامی معاشرے کو قائم رکھنے کے لئے معاون ثابت ہونگے۔

تقاضا ۱۶ مسلمانوں کے ساتھ جھگڑے سے بچا جائے

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص بہت زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔ (صحیح بخاری ۱۷۳)

حدیث رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر یہ کہ انہوں نے جھگڑا کیا۔ (جامع ترمذی ۱۹۸۴)

حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے۔ (جامع ترمذی ۱۸۵۱)

مقامِ غور

جھگڑا و مخالفت اور کج بحثی وہ بری عادتیں ہیں جن کے سبب مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں میں آپس میں لڑائی جھگڑے کی سخت مذمت فرمائی ہے اور ایسے اسلامی اصول و ضوابط مقرر فرمائے جن کے سبب مسلمانوں میں باہم جھگڑے کی صورت نکل ہی نہ سکے لہٰذا اتحاد بین المسلمین کا یہ ایک انتہائی لازمی و ضروری تقاضا ہے کہ مسلمان آپس میں لڑائی جھگڑوں سے بچیں اور مسلمانوں میں اتحاد قائم رکھنے کی سعی کریں۔

تقاضا ۱۷ مسلمانوں سے حسد کرنے سے بچا جائے

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر جلد ۱)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ جب تک آپس میں حسد نہ کریں گے ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے۔(المعجم الکبیر جلد ۸)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابلیس (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے انسانوں سے ظلم اور حسد کے اعمال کراؤ کیونکہ یہ دونوں عمل اللہ عزوجل کے نزدیک شرک کے مساوی ہیں۔(جامع الاحادیث جلد ۳)

مقامِ غور

حسد وجلن کی آگ وہ آگ ہے جو آپس کی محبتوں اور قربتوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔ایک مسلم معاشرے میں یہ آگ بہت بڑی ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے اسلامی قوت کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا سکتی ہے۔اتحاد بین المسلمین کی قائم مضبوط عمارت کو تباہ و برباد کر سکتی ہے مسلمانو میں باہم اتحاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے حسد سے بچیں۔اپنے مسلمان بھائی کی کسی خوشی، کامیابی، مال، اولاد کے حصول اور نعمتوں کے نزول پر اس سے حسد کرنے کے بجائے اس کی خوشی پر اسی طرح خوش ہوں جس طرح اپنی خوشی پر خوش ہوتے ہیں۔ایسا کرنے سے ہی اتحاد بین المسلمین کی عمارت قائم رہ سکتی ہے۔

تقاضا ۱۸
مسلمانوں کو حقیر سمجھنے سے بچنا

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔(مسلم شریف)

حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا (اور) تکبر یہ ہے کہ دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔(مسلم شریف)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان امیری غریبی، رنگ و نسل، تہذیب و تمدن کا فرق مٹا کر محض مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک ہو کر رہیں اگر مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو محض اس کی غربت، پیشہ، مکان، شکل و صورت، نسل و قومیت کے سبب حقیر سمجھنے لگے تو پھر مسلمانوں میں باہمی اتحاد دیکھنے کو بھی نہ ملے گا اسی لئے شریعت اسلامیہ نے کسی مسلمان کو حقیر سمجھنے کی سزا جنت سے محرومی رکھی ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں یگانگت و اتحاد کے لئے ازحد ضروری ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کو کمتر نہ سمجھیں اور حقارت سے نہ دیکھیں بلکہ انہیں اپنے جیسا اور خود کو ان جیسا سمجھیں اگر وہ ایسا کریں گے تو پھر یقیناً بہت اچھے ثمرات ظاہر ہونگے اور اتحاد بین المسلمین پر مبنی معاشرہ تشکیل پائے گا۔

تقاضا ۱۹

مسلمان کی عیب جوئی سے بچنا

حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرے اللہ عزوجل اس کا عیب ظاہر فرمائے گا یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں رسوا کرے گا۔ (ابن ماجہ ۲۶۲۹)

حدیث

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو رسوا کرنے کے لئے کوئی بات کہی اللہ عزوجل اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کئے کی سزا بھگت لے۔ (ابوداؤد جلد ۴)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو نہ ہی ان کے عیبوں کا کھوج لگاؤ کیونکہ جو مسلمانوں کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب ظاہر کر دیتا ہے۔ (سنن ابی داؤد ۱۵۸۱)

مقامِ غور

مسلمانوں کی عیب جوئی ایک انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اور ایسا کرنے والے دوسرے کا عیب بیان کرکے دل میں نفرت تو پیدا کرتا ہی ہے مگر لوگوں کی نفرت سے خود کو بھی بچا نہیں پاتا اور کوئی ذی شعور مسلمان ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو مسلمانوں کے عیبوں کو اچھال کر اتحاد بین المسلمین کا شیرازہ بکھیرتا ہے۔ شریعت اسلامی نے عیب جوئی کی سخت مذمت بیان فرمائی ہے۔ اتحاد بین المسلمین کا یہ تقاضا ہے کہ عیب جوئی سے ہر صورت بچنے کی راہ اختیار کی جائے۔

تقاضا ۲۰

مسلمان کو خوفزدہ کرنے سے بچنا

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کو نہ ڈراؤ کیونکہ مسلمان کو ڈرانا بہت بڑا ظلم ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مسلمان کو ناحق ڈرانے والی نظروں سے دیکھا تو اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن خوف زدہ کرے گا۔ (المعجم الکبیر جلد ۱۲)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (سنن ابی داؤد ۱۵۷۹)

مقامِ غور

کسی مسلمان کو خوف زدہ کرنا دل میں نفرت پیدا ہونے کا سبب ہے اور یہ نفرت اتحاد بین المسلمین کو ختم کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ۔ شریعت اسلامیہ میں مسلمان کو ستانے اور اسے خوف زدہ کرنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں یہاں تک کے بلا عذر شرعی کسی مسلمان کو گھور کر دیکھنا بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام قرار دیا گیا اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسا کرنا مسلمانوں میں

رنجشوں اور کشیدگیوں کی راہ کو کھولے گا اور اتحاد کی فضاء کو قائم نہ رہنے دے گا لہٰذا چاہیے کہ بظاہر معمولی نظر آنے والا مگر درحقیقت سخت مضر عمل سے اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بھی دور رکھا جائے۔

تقاضا ۱۲
مسلمان سے قطع تعلق سے بچنا

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے تین دن سے زیادہ دوسرے مسلمان سے قطع تعلق جائز نہیں جب تک وہ ایک دوسرے سے ناراض رہتے ہیں اگر وہ اسی ناراضی پر فوت ہو جائیں تو وہ دونوں جنت میں داخل نہ ہونگے۔ (مسند احمد جلد ۵)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے بھائی سے سال بھر قطع تعلق کئے رکھا تو یہ اس کا خون بہانے کی طرح ہے۔ (سنن ابی داؤد ۱۵۸۳)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر پیر اور جمعرات کے دن (اللہ عزوجل کی بارگاہ میں) اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس دن مشرک کے علاوہ اللہ عزوجل ہر شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر اسے نہیں بخشتا جس کی اپنے (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم ۱۱۲۷)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمان آپس میں سلام دعا، میل ملاپ، لین دین کا رشتہ استوار رکھے اور قطع تعلق سے ہر صورت میں خود کو بچائے کیونکہ قطع تعلق وہ موذی مرض ہے جس کے سبب دلوں میں بغض و عداوت کی ایسی وبا پھوٹتی ہے جو مسلمانوں کے آپس کے اتحاد کو ایسا ملیا میٹ کر دیتی ہے کہ مسلمانوں کا دوبارہ متحد ہونا دشوار ہو جاتا ہے لہٰذا چاہیے کہ مسلمان کسی کے کہنے میں آ کر ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کریں اور ایک ہو کر رہیں۔

تقاضا ۲۲
مسلمانوں کی چغل خوری سے بچنا

حدیث

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

حدیث

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہتان کے بارے میں نہ بتاؤں یہ چغل خوری ہے جو لوگوں کے درمیان بات (ادھر اُدھر) کی جاتی ہے۔ (مسلم جلد ۲،۲۶)

حدیث

ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چغل خوری عذابِ قبر کا سبب ہے۔ (صحیح ابن حبان جلد ۷)

حدیث

روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حاسد، چغل چور اور کاہن مجھ سے نہیں نہ میں ان سے ہوں۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر جلد ۲)

مقامِ غور

غیبت کی طرح چغل خوری بھی اتحاد بین المسلمین میں دراڑ ڈالنے کا ایک بہت بڑا سبب ہے جب ادھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات ادھر کی جائے جسے عرف عام میں لگائی بجھائی کہتے ہیں تو یہ لگائی بجھائی یقینی طور پر دلوں میں ایک دوسرے کے لئے بغض وعناد، بدگمانی وعداوت کے جذبات پیدا کرتی ہے جو اتحاد بین المسلمین کی فضا استوار ہونے ہی نہیں دیتی لہٰذا نتیجتاً مسلمانوں کے دل ایک ہونے کے بجائے ایک دوسرے سے دور ہوجاتے ہیں چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس عادتِ بد سے خود کو بھی بچایا جائے اور دوسروں کو بھی۔ کوئی اگر اس عادت میں مبتلا ہو کر چغلی کھانے کے قریب آئے بھی تو اس کی ہرگز حوصلہ افزائی نہ کی جائے تاکہ وہ مایوس ہو کر اس عادت کو

چھوڑ دے اور اتحاد بین المسلمین کی راہ ہموار ہو سکے۔

تقاضا ۲۳

مسلمان کے قتل سے بچنا

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مومن کو قتل کرنے پر مدد کی اگرچہ آدھی بات سے تو وہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا اللہ کی رحمت سے مایوس۔(ابن ماجہ ۲۶۲۴)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے (مدمقابل)بھائی پر اسلحہ اُٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہوتے ہیں عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ مقتول کا کیا قصور ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیونکہ اس نے بھی اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کررکھا تھا۔(مسلم)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلمان کا آپس میں قتل وخون ہے شریعت اسلامیہ نے اتحاد بین المسلمین کا اہم فریضہ ادا کرنے کا ہمیں حکم فرمایا لہٰذا ایک مسلمان کا ناحق خون دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا تاکہ شریعت اسلامیہ کے اس اہم فریضہ کو ادا کرنا ہمارے لئے مزید آسان ہوجائے کیونکہ مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کو تکلیف واذیت دینا اور ایک دوسرے پر رحم نہ کرنا اتحاد کو باقی نہیں رکھ سکتا لہٰذا اتحاد بین المسلمین کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان کو بھی اتنا عزیز رکھے جتنا اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے اور دوسرے مسلمان بھائی کی جان کا بھی اسی طرح ممکنہ حد تک تحفظ چاہے جتنا اپنے لئے چاہتا ہے۔ مسلمانوں کا ایسا کرنا یقیناً اتحاد بین المسلمین کے بہت ہی اہم اور سودمند ثابت ہوگا۔

تقاضا ۲۴

مسلمان کو گالی دینے اور لعنت کرنے سے بچنا

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی طرح ہے۔(الترغیب والترہیب جلد ۳)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں۔(صحیح ابن حبان جلد ۷)

حدیث

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مثل ہے۔(صحیح مسلم ۶۹۶)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو لعنت کرنے اور گالی دینے سے بچیں۔ایک مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا اسی طرح خیال رکھنا چاہیے جیسا وہ خود اپنے لئے کرتا ہے کیونکہ لعن وطعن اور گالی گلوچ وغیرہ وہ فعل قبیح ہے جو مسلمانوں کے درمیان رنجش و اختلافات کو جنم دیتا ہے لہٰذا اس بیہودگی سے لازماً خود کو دور رکھنا چاہیے اور اگر کوئی دوسرا یہ حرکت کرے تو پیار و محبت سے اُسے سمجھانا چاہیے کیونکہ یہ بُرا فعل اتحاد بین المسلمین کو کبھی قائم نہ رہنے دے گا اور آپس میں اتحاد و محبت پیدا ہونے کے بجائے دن بدن نفرتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا لہٰذا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ گناہ سے خود بھی بچیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بچائیں۔

تقاضا ۲۵ مسلمانوں پر بدگمانی سے بچنا

حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث

ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔ (شعب الایمان جلد ۵)

حدیث

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی سے برا گمان رکھا بے شک اس نے اپنے رب سے برا گمان رکھا۔ (الدر المنثور جلد ۷)

مقامِ غور

مسلمانوں پر بدگمانی وہ زہریلا تیر ہے جو محبت سے سرشار مسلم معاشرے میں نفرتوں کا زہر گھولنے میں بڑا کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اتحاد بین المسلمین کے لئے بے حد ضروری ہے کہ اس زہریلے تیر سے خود بھی بچیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی بچائیں اور جہاں جہاں بدگمانیوں کا دروازہ کھلتا ہو وہاں مسلمان کسی مسلمان کے بارے میں پیدا ہونے والی بدگمانیوں کا سد باب کریں تاکہ اتحاد بین المسلمین برقرار رہے۔

تقاضا ۲۶ مسلمانوں کو غیبت سے بچنا

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا غیبت اور چغلی ایمان کو اسی طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب جلد ۳)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مجھے معراج ہوئی تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے یہ وہ لوگ تھے جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی) ان کی غیبتیں کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد ۱۵۸۱)

حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے ایک بندہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے پس اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اس وقت تک معاف نہیں کیا جاتا جب تک کہ وہ معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی۔ (المعجم الاوسط جلد ۵)

مقامِ غور

اتحاد بین المسلمین میں دراڑ ڈالنے کا ایک بہت آسان ذریعہ مسلمانوں کی غیبت بھی ہے کیونکہ غیبت وہ فعل قبیح ہے جو دلوں میں نفرت پیدا کرنے کا سبب ہے اور یہ نفرت آپس کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں بڑا کردار ادا کرتی ہے لہٰذا جب مسلمانوں کے درمیان نفرتیں پروان چڑھنے لگے تو اتحاد بین المسلمین بھلا کیسے قائم رہ سکتا ہے لہٰذا یہ عزم مصمم کر لینا اتحاد بین المسلمین کے لئے از حد ضروری ہے کہ نہ غیبت کریں نہ سنیں۔

آیئے عہد کریں

بچوں کی ابتدائی جماعت کی نصابی کتاب میں یہ کہانی موجود ہے کہ ایک بوڑھے شخص کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو اس نے اپنے ساتوں بیٹوں کو بلایا اور ان کے ہاتھ میں ایک ایک تنکا دے کر حکم دیا کہ انہیں توڑ دو سب بیٹوں نے تنکے توڑ دیئے پھر بوڑھے شخص نے ساتوں تنکوں کو ملا کر ایک گٹھا بنا کر اسے توڑنے کا حکم دیا تو وہ گٹھا توڑنا ان بیٹوں کے لئے مشکل ثابت ہوا اس کے بعد بوڑھے شخص نے اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت کی اے میرے بیٹو! اگر تم ساتوں متحد ہو کر مل کر ایک ہو کر رہے تو کوئی تمہیں توڑ نہ سکے گا اور اگر تم الگ الگ ہو گئے تو تمہیں توڑنا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ بچوں کی اس کہانی سے ہم بڑوں کو بھی یہ سبق حاصل کرنا چاہیے کہ اتحاد و اتفاق میں برکت بھی ہے اور حفاظت بھی لہٰذا اگر ہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہینگے تو تمام باطل قوتیں ہماری طرف میلی نظر سے دیکھنے کی ہمت نہ کر سکیں گے اور اگر ہم نے اتحاد و اتفاق کی راہ کو چھوڑا اور اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھ گئے تو ان ڈیڑھ اینٹ کی مساجد پر طاغوتی قوتوں کے قبضے کو کوئی نہ روک سکے گا۔ چنانچہ ہم اہل سنت کو خواہ عوام میں سے ہوں یا خواص میں سے چاہیے کہ آپس میں لڑ جھگڑ کر، انتشار پھیلا کر اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوا کر غیروں کو ہنسنے کا موقعہ نہ دیں۔ ہم اپنے بچوں کو تو یہ نصیحت زور و شور سے کرتے نظر آتے ہیں کہ آپس میں لڑنا جھگڑنا، برا بھلا کہنا سخت بری بات ہے مگر صد افسوس کہ ہم بڑوں کا حال تو بچوں سے بھی گیا گزرا ہے کہ بچے تو لڑ جھگڑ کر پھر ایک ہو جاتے ہیں مگر ہماری انا اور ہٹ دھرمی ہمیں ایک دوسرے کی مخالفت کرنے ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے پر مزید اکساتی ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک ماڈل ہیں اگر ہم باہم اتحاد و اتفاق، محبت و الفت کے ساتھ رہینگے تو ہماری آنے والی نسلیں بھی اس راہ پر چلتے ہوئے اتحاد بین المسلمین کے جذبے سے پروان چڑھینگی اور اتحاد بین المسلمین کو قائم رکھنے میں ایک دوسرے کے لئے معاون ثابت ہونگی۔

آیئے اتحاد بین المسلمین جیسے اہم دینی فریضے کو بااحسن وخوبی ادا کرنے کی نیت سے خود بھی عہد کریں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں کہ انشاءاللہ عزوجل ہم اتحاد بین المسلمین کے تمام تر تقاضوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اس سلسلے میں ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہوگی کہ اتحاد بین المسلمین کی خوبصورت عمارت قائم کرنے کے لئے سب سے پہلے اینٹ رکھنے والا میں ہوں گا۔ آیئے عملی طور پر اس عہد کو پورا کرنے کے لئے قدم بڑھائیں اور اسلامی معاشرے کے قیام میں اپنا کردار ادا کریں۔